افادات: شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ
ضبط و ترتیب۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

دعوات عبدیت حق

نئے تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب سے خطاب

محترم بزرگو، حضرات اساتذہ کرام اور معزز طلبہ،

ہم اللہ کی حمد و ثنا اور شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ کی بہت نعمتیں ہیں۔

وان تعدّوا نعمۃ اللہ لا تحصوّھا

اللہ نے ہم پر احسان کیا کہ انسان کی شکل میں پیدا فرمایا۔ پھر طالب علم بنایا۔ علم کا خادم بنایا۔ دیکھو! نالیاں صاف کرنے والے بھنگی بھی تو ہماری طرح کے انسان ہیں۔ مگر اللہ نے ہمارے لئے پاک حالت، باوضو رہنے کی زندگی اور قرآن و حدیث سے وابستہ رہنے کے لمحات پسند فرمائے۔ ہمیں اپنے اساتذہ، علماء اور کتاب و سنت کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے کا موقعہ بخشا۔ یہ عزت بہت بڑی عزت ہے اس شرف کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں پہنچ سکتی۔ یہ خوبیاں نہ صدارت میں ہیں نہ وزارت میں۔ اور نہ جرنیلی میں ہے۔ دنیا و مافیہا کی نعمتیں اس کے برابر نہیں پہنچ سکتیں۔

بادشاہی ملی تو فرعون و نمرود کی نیابت ملی۔ وزیر ہوا تو ہامان کے قائم مقام ہوا۔ فوجی جرنیل ہوا تو رستم کی جانشینی ملی۔ لیکن اس سے نبوت کی نیابت اور حضورؐ کی سنّت کی سعادت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ یہ عہدے اور مناصب سنّتِ رسولؐ کے مقام و عظمت تک پہنچ سکتے ہیں۔

ہمیں نہ عہدوں کی ضرورت ہے نہ تاج و تخت کی ضرورت ہے نہ وزارت اور صدارت کی ضرورت ہے نہ موٹروں اور بنگلوں کی ضرورت ہے۔ ہمارے لئے خدا نے یہ تاج علم کا جو اعزاز بخشا ہے ہم اس پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

خدا کی قسم! اگر تمام دنیا اور جنت و مافیہا کی نعمتیں ایک طرف کر دی جائیں اور دوسری طرف قال اللہ و قال الرسول کی نعمت کو رکھا جائے۔ تو یہ ساری نعمتیں اس کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتیں۔ آئندہ اسباق میں اساتذہ حدیث آپ کو بتائیں گے۔ کہ کتب حدیث میں صحاح ستہ کا مقام کیا ہے۔ صحاح میں ہر ایک کتاب اور اس کا درجہ کیا ہے۔ بخاری و مسلم کا درجہ کونسا ہے۔ ہر ایک کتاب کا اپنا طرز ہے۔ اپنے شرائط ہیں ہر مصنف

کے اپنے اصول ہیں۔

آج ہم دارالعلوم کے تعلیمی سال کی افتتاح درس ترمذی سے کر رہے ہیں۔ یہ پانچویں درجہ میں ہے اس سے قبل بخاری، مسلم، ابوداؤد اور نسائی کا درجہ ہے۔ مگر اس قدر یاد رہے۔

کہ ہمارے اکابر، علماء دیوبند، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے طرز پر تدریس حدیث کرتے ہیں۔

ہمارے اساتذہ، تدریس حدیث میں طلبہ کے فائدے اور علمی استفادہ کو ملحوظ رکھتے ہیں اس وجہ سے علم حدیث کی تدریس میں مرکز اور محور کے طور پر ترمذی کو مباحث علمیہ و درسیہ میں خصوصیت دی جاتی ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ امام ترمذی نے اپنی تصنیف میں بخاری اور مسلم کی نسبت تسہیل اور تفصیل کی ہے۔ شوافع، احناف، موالک اور حنابلہ بلکہ عراقیین اور شوافع کے لئے علیحدہ علیحدہ ابواب قائم کئے ہیں۔ ترجمۃ الباب قائم کرکے اس کی دلیل لاتے ہیں۔ بیان مسائل کے لحاظ سے جس قدر اختلاف مذاہب ہے اس کا اکثر حصہ ترمذی میں بیان کر دیا گیا ہے۔

گو سنن ترمذی کا حجم چھوٹا ہے لیکن علوم کا سمندر ہے۔ بعض اوقات تیس تیس صحابہ یا اس سے زائد راویوں کو اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ گویا علوم اور مرویات حدیث کا خزانہ ہے۔ ایک دلیل کی جگہ و فی الباب سے کثیر دلائل کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

ترمذی سے قبل کے درجات کی چاروں کتابیں اپنی ترجیحات کا ذکر کرتی ہیں۔ امام ترمذی بھی اپنی ترجیحات بیان فرماتے ہیں۔ لیکن یہ ان کا بڑا احسان ہے۔ کہ ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ شوافع حضرات، مالکیہ حضرات، حنفیہ حضرات کے علاوہ سفیان، احمد بن حنبل اور دیگر ائمہ کے مذاہب و دلائل کیا ہیں۔ علاوہ ازیں ترمذی میں حدیث کا درجہ، حسن، صحیح اور ضعف و قوت کی تصریح بھی کر دی گئی ہے۔ جس سے دلیل کی حیثیت معلوم ہو جاتی ہے۔

تحصیل علم اور مذاہب و دلائل کی وسعت کے پیش نظر ترمذی کو ترجیح حاصل ہے۔ ترمذی میں حدیث کے چودہ علوم بیان کر دیئے گئے ہیں۔ افہام تفہیم کے لحاظ سے بھی ترمذی آسان کتاب ہے۔ سند کی قوت اور فضیلت و رتبہ کے لحاظ سے اربعہ چاروں کتابیں بڑھ کر ہیں۔ مگر تفصیل و تسہیل اور سیرت و تفہیم کے لحاظ جو مقام ترمذی کو حاصل ہے۔ وہ اس کی اپنی امتیازی شان ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی آسانی کے پیش نظر، مجھ جیسے غبی طالب علم کو بھی کچھ سمجھ لینے کی توفیق ارزانی فرماتے ہیں۔

دراصل اس تفصیل سے اس وہم کا ازالہ کرنا مقصود تھا کہ جب ترمذی اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے تو اس سے تعلیمی سال کی افتتاح ہونی چاہیئے تھی۔ لہٰذا اب جب تفصیل آپ کے سامنے آگئی۔ تو وہم کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی رحم اللہ خلفائی۔ یا اللہ میرے خلفا پر رحم فرما۔ صحابہ نے سنا تو خوش ہوئے اور عرض کیا من خلفائک۔ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علماء میرے خلفاء ہیں۔ آپ سب علم کی تحصیل کے لئے گھروں سے نکلے ہیں۔ خدا نے علم کی عزت بخشی ہے۔

دعا ہے کہ باری تعالیٰ سب کو اس کا مصداق بنا دے۔ حضور کی خلافت یہی ہے۔ کہ یہاں دارالعلوم میں حدیث رسول ﷺ کی تعلیم حاصل کر لی جائے۔ اور پھر فراغت کے بعد اپنے علاقہ اور اپنے وطن میں جا کر بلکہ پوری دنیا میں اس کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔ ہمیں ایسی کوتاہیاں نہیں کرنی چاہئیں کہ حدیث پڑھیں اور نا زرہ جائے۔ حدیث بھی پڑھیں اور جھگڑے بھی کریں اور ایسے نامناسب اور نازیبا حرکتیں کریں جو شریعت میں حرام ہیں۔

حدیث رسول ﷺ کے ہم پر بڑے حقوق ہیں ہم اس کے حقوق کب ادا کر سکتے ہیں۔ میں خود آپ دیکھتے ہیں کہ اللہ نے ساری عمر حدیث کے ساتھ خدمت کا تعلق بخشا ہے۔ مگر میں بغیر کسی تواضع کے واقعۃً یہ حقیقت کہتا ہوں کہ میں گنہگار ہوں۔ میں ہر لحاظ سے قصوروار ہوں۔ میں حدیث رسول ﷺ کا کوئی حق ادا نہیں کر سکا۔ اور اگر سینکڑوں سال عمر بھی مل جائے تب حقوق حدیث میں ہزارواں حصہ بھی ادا نہ کر سکوں گا۔

آپ قاضی پڑھتے ہیں، شمس بازغہ پڑھتے ہیں۔ صدرا پڑھتے ہیں یہ سب بالطبع ہیں اصل علم، علم حدیث ہے گھر ہو اور اس میں غسل خانہ نہ ہو تو ناقص رہتا ہے۔ علم حدیث میں کمال اور مہارت اور فہم کی جلا کا فائدہ منطق سے حاصل ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے طلبہ علم حدیث کے لئے سرسبزی و شادابی اور خوشحالی و خوش بختی کی دعا کی ہے۔ نضر اللہ امرأ سمع مقالتی الخ۔ مگر یہ سعادتیں خوش نصیبوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ ادب اور کمال ادب سے حاصل ہوتی ہیں۔ ادب میں وجدان چلتا ہے۔ محبت چلتی ہے۔ عقل اور منطق نہیں چلتی۔ مثلاً کتاب پر روٹی رکھنا بے ادبی ہے۔ اور اگر کوئی منطقی ایسا کرے اور آپ اسے کہہ دیں کہ بھائی یہ بے ادبی کیوں؟ تو وہ منطقی انداز میں کہہ سکتا ہے کہ ارے بھائی! اس میں بے ادبی کا کیا سوال؟ کیا روٹی پاک چیز نہیں ہے۔ بے ادبی تب ہوتی جب ناپاک چیز کو کتاب پر رکھ دیتا۔

اصل چیز ادب اور تواضع ہے ایک واقعہ جو حضرت امام ابوحنیفہ کا مشہور ہے اور اسی نوعیت کا ایک واقعہ امام زین العابدین سے بھی منقول ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ راستہ چل رہے تھے کہ کسی نے گالیاں دینی شروع کر دیں، مغلظ گالیاں۔ امام ابوحنیفہ چپ چاپ گالیاں سنتے جا رہے تھے جب گھر کے دروازے پر پہنچے تو چوکھٹ پر بیٹھ کر گالیاں دینے والے سے کہا۔ بھائی! لو بیٹھ گیا ہوں۔ جب سیر ہو جاؤ تب گھر جاؤں گا۔ اور پھر بعد میں چند اشرفیاں بھی اپنے غلام

کی وساطت سے اس کے گھر بھجوادیں۔کہ تم نے میرے عیوب ظاہر کرکے میرے گناہ کم کردیئے۔اور مجھ پر احسان کیا۔
ایک مرتبہ امام ابوحنیفہ سے دوران درس کہا گیا کہ حسن بصری کے مسلک پر آپ جو یہ اعتراض کر رہے ہیں سراسر غلط ہے کہنے والے نے جو آپ کے درس میں شریک اور تلمیذ تھا آپ کو اس موقع پہ ولدالزنا تک کی گالیاں دیں۔مگر امام اعظم ابوحنیفہ نہ اشتعال میں آئے نہ گالیاں دیں اور نہ غصہ کیا۔بلکہ فرمایا۔بھائی! آپ کا مجھے ولدالزنا کہنا بے جا ہے۔کہ میرے والدین کے نکاح کے گواہ اب بھی موجود ہیں۔
اسی نوعیت کا ایک واقعہ شاہ اسمٰعیل شہید اور حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی کا بھی بیان کیا جاتا ہے۔
بہرحال یہ علم جو پھیلا ہے اخلاق اور حضورؐ کی دعا سے پھیلا ہے۔
یہ دارالعلوم حقانیہ آپ کے سامنے ہے یہ سب حضورؐ کی حدیث کی برکتیں اور آپ کی دعاؤں کے ثمرات ہیں مجھے یاد پڑتا ہے کہ اوائل میں ایک مرتبہ ایک صاحب نے ۲۵ روپے مجھے دیئے۔میں حیرت واستعجاب میں تھا کہ ان کو میں کیسے سنبھالوں گا۔کتابیں کیونکر خریدوں گا۔اور پھر ان کے اعتماد کے مطابق صحیح مصرف میں کیسے خرچ کروں گا۔مگر اب خدا کا فضل ہے کہ اللہ نے دارالعلوم کے لاکھوں کے حساب کے لئے غیب سے رجال کار پیدا کردیئے ہیں۔
بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے پاس ایک شخص ڈھیروں کی رقم لایا۔مگر آپ نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔عرض کی اگر خود نہیں لیتے تو طلبہ میں تقسیم فرمادیں حضرت نانوتویؒ نے فرمایا کہ یہ کام آپ خود بھی انجام دے سکتے ہیں۔جب بانی دارالعلوم مسجد میں درس دینے لگے تو جوتے اتار کر باہر رکھ دیتے تو اس عقیدت مند نے وہ رقم جوتوں میں رکھ دی اور خود چلا گیا۔
بعد میں حضرت نانوتوی نے اپنے تلامذہ سے فرمایا۔دیکھئے! ہم خدا کے فضل سے دنیا کو ٹھکراتے ہیں تو دنیا پاؤں پڑتی ہے۔اور اگر ہم نے دنیا کی طلب کی تو دنیا دور بھاگے گی۔ہمارے پاس ۲۵ روپے تھے مگر اب خدا کا فضل ہے یہ دارالحدیث، یہ دارالعلوم یہ ۱۵ سو طلبہ، یہ عمارتیں، یہ اخراجات، بس اللہ ہی ہے جو پورا کررہا ہے۔
عزیز طلبہ! میں کہتا ہوں! اللہ گواہ ہے تم بھی یہ نہ کہنا کہ کیا کھائیں گے، کیا پئیں گے۔خدا کی مدد تمہارے شامل حال ہوگی۔حضرت مولانا محمد یعقوبؒ نے جو اللہ کی بارگاہ میں فضلاء دارالعلوم دیوبند کے لئے کفایت کی دعا کی تھی اس کے اثرات دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء میں بھی پائے جارہے ہیں۔اور پائے جاتے رہیں گے۔
موجودہ حالت میں اس وقت شریعت بل کا مسئلہ ایوان میں پیش ہے جسے سینٹ میں مولانا قاضی عبداللطیف اور سمیع الحق نے پیش کیا ہے۔یہ اعزاز بھی اللہ نے دارالعلوم کو بخشا ہے حکومت نے چال چلی اور کہا کہ شریعت بل میں عوام تمہارے ساتھ نہیں۔پاکستان کے عوام شریعت چاہتے ہیں۔حکومت نے شریعت بل

مشتہر کر دیا۔ خدا کا فضل تھا اللہ نے توفیق دی ہم نے اس سلسلہ میں تحریک شروع کر دی۔ علمار اور فضلار سے رابطہ قائم کیا۔ ڈویژنوں کی سطح پر علمار کنونشن بلائے۔ مانسہرہ۔ مردان، بنوں اور پشاور میں بڑی بڑی کانفرنسیں ہوئیں[1] اس کے بعد ہم نے اسمبلی ہال کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کا پروگرام بنایا۔ آپ نے اخبارات دیکھے ہوں گے قلیل ترین وقت میں بغیر کسی پیشگی تیاری کے معمولی سی اطلاع پر ۲ جولائی کو چار لاکھ سے زائد علمار، مشائخ، عوام، فضلار کلار اور طلبہ نے مظاہرہ میں حصہ لیا۔ شدید بارش اور حکومت کی رکاوٹوں کے باوجود مظاہرہ کامیاب رہا۔ حکومت حیران ہے، خود ہم حیران ہیں کہ اس قدر مختصر وقت میں اتنی بڑی تعداد میں دینِ توحید کے پروانے کہاں سے جمع ہو گئے۔

میں اسے غیبی نصرت سمجھتا ہوں۔ یہ اللہ کی مدد تھی۔ آسمانی فرشتے تھے۔ جس نے دین کے وقار اور شریعت بل کی عظمت اور علمار کی عزت کو بڑھا دیا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

آپ کو میری حالت معلوم ہے۔ امراض و عوارض کا مجموعہ ہوں۔ ایک قدم اٹھانے کی سکت نہیں ہے۔ مگر جب شریعت کی بات تھی، نظامِ مصطفےٰ کے نفاذ کا مسئلہ سامنے آیا۔ شریعت بل کی بات آئی تو میرے پاس کیا ہے جو خدا کے حضور پیش کروں۔ یہی پرانی اور بوڑھی ہڈیوں کا لاشہ اور ڈھانچہ، آخر میں اندھا بوڑھا، کمزور، گنہ گار لاغر کیا کر سکتا ہوں اور کس کام کا ہوں۔ تاہم میں نے اس کو نجات کا ذریعہ سمجھا اور عین ممکن ہے کہ باری تعالیٰ اسی راہ پہ ہمیں قبول کر کے شاید آخرت میں سرخروئی کا ذریعہ بن سکے۔

اس مصروفیت کی وجہ سے دارالعلوم کے افتتاح میں بھی ایک دو روز کی تاخیر ہوئی۔

بہرحال والدین نے آپ کو تحصیل علم کے لئے بھیجا ہے اللہ پاک کا ارشاد ہے

فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون۔

آپ اپنی پوری توجہ تعلیم پر مرکوز کر دیں۔ جب علم میں کمال آئے گا تو دنیا خود تمہارے دروازے کھٹکھٹائے گی آج مجاہد کبیر جلال الدین حقانی فاضل حقانیہ کا چہار دانگ عالم میں چرچا ہے کہ اس نے دارالعلوم کے اساتذہ اور علم کا حق ادا کیا ہے۔ آج اکیلے ہو مگر جب علم کے تقاضے پورے کرو گے تو چار لاکھ علمار اور عوام کا عظیم مجمع تمہارے ساتھ ہوگا۔ افغانستان کی جنگ میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلار اور طلبا لڑ رہے ہیں دشمن کے مقابلہ میں ان کی تعداد

---

[1] اس موقع پر تقریباً صوبہ سرحد کے بیس ہزار سے زائد علمار کرام نے حضرت شیخ الحدیث کے دستِ حق پرست پر شریعت بل کے منوانے کے لئے عملاً جہاد کرنے اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے بیعت کی (ع ق ح)

انگلیوں پر گنی جاتی ہے مگر خدا نے انہیں کامیابیاں دیں۔ کہ وہ علم کے تقاضے پورے کر کے نکلے ہیں۔

فلسطین میں جنگ ہے ۱۲ لاکھ یہودی، چودہ کروڑ مسلمانوں کو لوہے کے چنے چبوا رہے ہیں۔ وہاں علمی قیادت نہیں ہے اسلامی قیادت کا فقدان ہے۔

ان تنصر اللّٰہ ینصرکم۔ فلسطین میں مسلمانوں نے اسلامی تہذیب و تمدن اور تعلیم و اخلاق ترک کر دئے ہیں۔ لباس معاشرت، شکل و صورت یہودیوں کی بنا رکھی ہے جب کہ افغانستان میں بدر واحد کی یاد تازہ ہو رہی ہے۔ وہی اخلاق، وہی صورت وہی جہاد، وہی عمل اور وہی لباس۔ اس لئے خدا کی نصرتیں ان کے ساتھ ہیں الحمدللہ خدا کا احسان ہے۔ اب کے حالات آپ کے سامنے ہیں ہم نے اپنی ذات یا مفاد کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ اور ہمارا ذاتی مفاد کیا ہوگا۔ خدا نے الحمدللہ سب کچھ دیا ہے۔

یہ صرف دین ہی کی عزت ہے۔ بڑے بڑے لوگ ملاقات کرنا چاہتے ہیں دارالعلوم آنا چاہتے ہیں مگر ہم نے اس لئے انکار کر دیا ہے کہ غریبوں اور فقیروں کی جھونپڑی ہے ہمیں امیروں سے کیا واسطہ۔ آج کراچی ملتان۔ لاہور اور پشاور ملک کے چپے چپے سے شریعت بل کی حمایت میں آواز اٹھ رہی ہے۔ اور لوگ علماء حق کی پشت پر کھڑے ہیں۔

خود میرے پاس کیا ہے بنگلہ نہیں۔ اپنی موٹر تک نہیں۔ ایک جریب زمین نہیں۔ کوئی دولت نہیں۔ مگر یہ دین کی برکتیں ہیں کہ اجلاس بلایا اور احتجاجی مظاہرہ کی درخواست کی تو علماء و مشائخ اور مسلمانان پاکستان کا سیلاب تھا جو اسمبلی ہال کے سامنے ایک طوفانی سیلاب امڈ آیا۔

من آنم کہ من دانم۔ میری کوئی حیثیت نہیں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے اس کی عنایت ہے مجھے اپنے وجود پر اور اعذار پہ جب سوچنے کا کوئی موقعہ ملتا ہے تو مجھے یقین ہوتا ہے۔ کہیں تو بوڑھا اور لنگڑا ہو چکا ہوں کس کام کا ہوں۔ مگر اللہ کی بارگاہ میں کوئی عذر نہیں بن پڑتا۔ یہی وجہ تھی کہ مجھے اپنے عوارض اور ضعف و نقاہت کے پیش نظر اس بار کے الیکشن میں قطعی طور کھڑے نہ ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ صرف تحصیل کیا علاقہ بھر اور ملک بھر کے اکابر علماء اور مشائخ نے رائے دی، دباؤ ڈالا اور مجھے مجبور کر دیا کہ الیکشن لڑوں پھر الیکشن ہوا۔ میں خود گھر سے باہر نہیں نکلا۔ کنویسنگ نہیں کی۔ مجھے خود اپنے لئے اپنا ووٹ ڈالنا شرم آتی تھی۔ کہ میں اپنے لئے اہلیت کا دعویٰ کیسے کروں۔

مگر لوگوں نے مجھے دیکھے بغیر اعتماد کیا۔ اور مجھے بڑی بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا۔ اور اب جو اس حالت میں اجلاس میں شرکت کرتا ہوں۔ متحدہ محاذ شریعت کی تشکیل کی ہے۔ مظاہرہ میں شرکت کی ہے یہ اس لئے کہ میرے سامنے اپنے دارالعلوم دیوبند کے ایک مہربان استاد مولانا عبدالسمیع کا واقعہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف پڑھایا کرتے تھے جب بیمار ہوئے تو استعفیٰ دیدیا۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی نے ان سے فرمایا۔

عبدالسمیع! کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں جاؤ کہ مشکوٰۃ شریف تمہاری بغل میں ہو؟

تو میں عرض کرتا ہوں کہ میرے پاس کیا ہے سوائے حدیث رسولؐ کے۔ سوائے قال اللہ وقال الرسولؐ کے۔ سوائے نظام شریعت کی دعوت کے، اب جی یہی چاہتا ہے کہ موت ایسی حالت میں آئے کہ زبان پہ قال اللہ وقال الرسولؐ ہو اور ہاتھ میں نظام شریعت کا جھنڈا ہو۔

متحدہ شریعت محاذ کو بظاہر جو کامیابی حاصل ہو رہی ہے میں اس پہ فخر کرتا ہوں، عجب اور تکبر کے طور پہ نہیں کیا یہ خالص اللہ کا فضل ہے۔ ہم کچھ نہیں، سب کچھ خدا ہے۔ ہم زندہ باد، مردہ باد پر خوش نہیں ہوتے۔ خدا نہ کرے کہ کفران نعمت یا تکبر سرزد ہو اور ساری نعمتیں چھین لی جائیں۔

اللہ نے دارالعلوم کو حدیث، تفسیر، فقہ اور فنون کے لئے اکابر و مشائخ اور بہترین اساتذہ کا حسین گلدستہ عطا فرمایا ہے۔ یہ سب اکابر دیوبند کی برکتیں ہی ہیں۔ ان کی کشف برداری پہ ناز ہے۔ آپ کا اور ہمارا یہ فرض ہے کہ آج کی بابرکت محفل میں دارالعلوم کے قدیم و جدید سرپرست و معاونین، اساتذہ و مشائخ، بانیین و مخلصین اساتذہ و انتظامیہ اور تمام کارکنوں کے حق میں دعا کریں خواہ وہ ملک یا بیرون ملک سے تعلق رکھتے ہوں اللہم سب کے لئے دین کا راستہ آسان کردے اور سب کو دنیا و آخرت کی لازوال نعمتوں سے مالا مال کردے۔ آمین

نیلام عام

عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ سنٹرل ٹمبر ڈپو تیمرگرہ میں چیرائی شدہ لکڑی از قسم دیار کائیل اور پرتل چھوٹی لاٹوں کی صورت میں بمورخہ ۸۶-۷-۲۰ اور ۸۶-۸-۵ بوقت ۱۰ بجے صبح ہوگی۔

خواہشمند حضرات موقعہ پر آکر بولی میں حصہ لے سکتے ہیں۔

مزید شرائط موقع پر پڑھ کر سنائی جائیں گی۔

دستخط

مہتمم جنگلات

بمقام تیمرگرہ

INF (P) 1971